فتنہ شکیل بن حنیف

عبد مصطفی محمد صابر قادری

AMO

فتنہ شکیل بن حنیف

عبد مصطفی محمد صابر قادری

Abde Mustafa Publications

فتنہ شکیل بن حنیف (اردو)

از قلم: عبد مصطفی محمد صابر قادری (Founder of Abde Mustafa Organisation)

Publisher: Abde Mustafa Publications
Digitally Published by Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Organisation

Publication Date: August 2023 Total Pages: 56
Edition: 1st
Book No.: SVPBN420

Cover Design & Formatting : Pure Sunni Graphics

All rights reserved.
No part of this publication may be reproduced, distributed, or transmitted in any form or by any means, including photocopying, recording, or other electronic or mechanical methods, without the prior written permission of the publisher, except in the case of brief quotations embodied in critical reviews and certain other noncommercial uses permitted by copyright law.

Copyright © 2023 by Abde Mustafa Publications

we're working together:

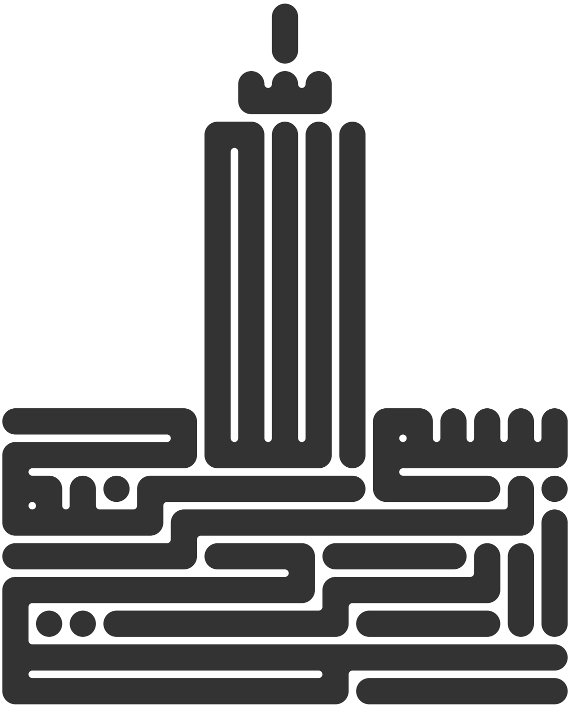

All praise to Allah, the Lord of the Creation,
and countless blessings and peace upon
our Master Muhammad, the leader of the Prophets.

فہرست

About Us 6

مقدمہ 8

شکیل بن حنیف کا مختصر تعارف 10

تبلیغی جماعت سے تعلق 10

حجۃ الاسلام، علامہ حامد رضا خان کی تحقیق 12

حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق تین مسئلے 12

مقدمۂ اولی: 12

مسئلۂ ثانیہ: 14

پہلی حدیث: 14

دوسری حدیث: 14

تیسری حدیث: 15

چوتھی حدیث: 16

پانچویں حدیث: 17

چھٹی حدیث: 17

ساتویں حدیث: 17

آٹھویں حدیث:.. 19

نویں حدیث:.. 19

دسویں حدیث:.. 20

گیارہویں حدیث:.. 20

بارہویں حدیث:.. 21

تیرہویں حدیث:.. 22

چودھویں حدیث:.. 22

پندرھویں حدیث:.. 22

سولہویں حدیث:.. 23

سترہویں حدیث:.. 23

اٹھارویں حدیث:.. 24

انیسویں حدیث:.. 24

بیسویں حدیث:.. 25

اکیسویں حدیث:.. 25

بائسویں حدیث:.. 25

تیئیسویں حدیث:.. 25

چوبیسویں حدیث:.. 26

پچیسویں حدیث:.. 26
چھبیسویں حدیث: 27
ستائیسویں حدیث: 27
اٹھائیسویں حدیث: 27
انتیسویں حدیث:.. 28
تیسویں حدیث:.. 28
اکتیسویں حدیث: 29
بتیسویں حدیث: 29
تینتیسویں حدیث:.. 30
چونتیسویں حدیث: 30
پینتیسویں حدیث:.. 31
چھتیسویں حدیث: 31
سینتیسویں حدیث:.. 31
اڑتیسویں حدیث:.. 32
انچالیسویں حدیث:.. 32
چالیسویں حدیث:.. 32
اکتالیسویں حدیث:.. 33

بیالیسویں حدیث:.. 33

تینتالیسویں حدیث: 33

شکیل بن حنیف پر شریعت کا حکم 34

مسئلۂ ثالثہ:.. 35

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات 35

حضرت علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:................................ 35

سورہ آل عمران، آیت نمبر 199 کی تفسیر.. 36

شرح مشکات شریف للعلامہ طیبی میں ہے:.. 36

تفسیر امام ابو البقا عکبری میں میں ہے: 37

تفسیر سمیوں و تفسیر فتوحاتِ الٰہیہ میں ہے:.. 37

امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں: 37

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:.. 38

تفسیر عنایۃ القاضی و کفایۃ الرازی للعلامہ شہاب الدین خفاجی میں ہے: 38

امام بدر الدین محمود عینی "عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری" میں فرماتے ہیں: 38

"اصابہ فی تامیز الصحابہ" میں ہے:.. 39

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے: 40

تنبیہ دوم:.. 42

کیا یہ امام مہدی کے آنے کا زمانہ ہے؟ 43
اے جھوٹے دعوے داروں 44
باطل تاویلات 46
جرسی گائے، بکری اور انار 46
دجال امریکہ ہے 47
مدینہ بہ معنی شہر 48
علما سے دور کرنا 48
یہ لوگ خفیہ کام کرتے ہیں 49
یہ فتنہ کن علاقوں میں موجود ہے؟ 50
عوام اور علما کی ذمہ داریاں 50
خلاصہ 51

About Us

Abde Mustafa Organisation has been working since 2014 with the aim to propagate the Quran and Sunnah through digital and print media.

• Our departments and activities

We are working in various departments, the details of which are as follows:

• Abde Mustafa Publications

This is our main department where books are published on various languages and subjects. To read our published books, visit our website.
www.abdemustafa.org

• Blog

We publish writings on various languages and subjects, which are scholarly, research-oriented. These writings can be viewed on our blog.
amo.news/blog

• Sabiya Virtual Publication

This platform is for virtual publishing, which means books are published in digital format on the internet. Through this platform, books are continuously being added to the digital library.
amo.news/books

• Roman Books

This department is dedicated to transcribing books into Roman Urdu. Taking into consideration the increasing use of Roman Urdu in the present era, this project has been initiated.

• E Nikah Matrimony Service

This is a Matrimonial service that specifically caters to the Ahle Sunnat community. Through this service, marriages of Sunni individuals are arranged with other Sunni individuals. This service is facilitating Sunnis in finding suitable matches easily.
www.enikah.in

• Nikah Again Service

This service has been initiated to promote polygamy (multiple marriages).

• Technical Sunni

To make technology-related information accessible to the public, we have initiated this campaign. In this, we present technology-related information in a unique manner so that the Ummah can benefit from it.

For obtaining further information or lodging any complaints, please feel free to contact us without hesitation.

Abde Mustafa Official

مقدمہ

کچھ ہی دن گزرے کہ ہم نے فتنۂ گوہر شاہی کا لسانی (یعنی زبان سے) اور تحریری (لکھ کر) رد کیا، پہلے ہم نے ایک ویڈیو ریکارڈ کی جس میں مفتی محبوب عالم مصباحی حفظہ تعالیٰ نے گوہر شاہی کے کفریہ عقائد کو بیان فرمایا اور ساتھ ہی مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے ہدایتیں بھی ارشاد فرمائی، ہمارے ویڈیو کو شائع کرنے کے بعد مطالبات موصول ہونے لگے کہ "فتنہ شکیل بن حنیف" کے رد پر بھی کام کیا جائے۔ جس دن ویڈیو پبلش ہوئی، اسی دن ایک واٹس ایپ گروپ میں ایک بھائی نے لکھا کہ شکیل بن حنیف کا فتنہ بھی ہندستان میں پھیل رہا ہے لہذا اس کا بھی رد ضروری، اس گروپ میں کسی نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ شکیل بن حنیف کا کوئی ماننے والا آج تک مجھے ملا نہیں جبکہ گوہر شاہی کی پیروی کرنے والے سوشل میڈیا پر نظر آ رہے ہیں، اس بات سے میں نے بھی اتفاق کیا کیوں کہ مجھے بھی اپنے آس پاس ایسا کوئی نہیں دکھا اور نہ سوشل میڈیا پر کچھ خاص نظروں سے گزرا، گروپ میں پھر ان بھائی نے مسلسل اس فتنے کے بارے میں لکھا اور رد کا مطالبہ کیا، یہ باتیں جاری ہی تھیں کہ شام کا وقت ہو گیا اور میں اپنے کچھ دوستوں سے ملنے کے لیے چلا گیا، سڑک کے کنارے پہچان کے لوگ ملے جن کے بلانے پر میں ان کے قریب گیا، وہاں بھی اس ویڈیو کے بارے میں باتیں ہو رہی تھی جو ہم نے گوہر شاہی کے رد میں ڈالی تھی کہ درمیان میں کسی نے شکیل بن حنیف کا نام لے لیا اور کہا کہ اس کا فتنہ بھی کئی لوگوں کو اپنی زد میں لے رہا ہے، جب میں نے یہ سنا تو محسوس ہونے لگا کہ واقعی اس کے رد پر

کام کرنا ضروری ہے، مجھے بالکل امید نہیں تھی کہ اپنے شہر میں کسی اور کے منھ سے یہ نام سننے کو ملے گا کیوں کہ یہاں ایک لمبے عرصے سے مقیم ہوں اور عوامی سطح پر اتر کر کافی کچھ دیکھا سنا ہے پر کبھی اس فتنے کا نام و نشان نہ ملا، یہ پہلی بار تھا کہ ایک ہی دن میں مسلسل کئی بار یہ نام سننے کو ملا اور یہی وجہ ہے اس رسالے کو ترتیب دینے کی کہ جو لوگ ابھی اس سے واقف نہیں وہ پہلے ہی خبردار ہو جائیں اور جو ان سے جا ملے ہیں وہ بھی لوٹ آئیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ مختصر رسالہ عوامِ اہل سنت کے لیے مفید ثابت ہو گا۔

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

19 جنوری 2023 عیسوی

شکیل بن حنیف کا مختصر تعارف

اس شخص کا نام شکیل اور والد کا نام حنیف ہے، یہ عثمان پور ضلع دربھنگہ (بہار، ہند) میں پیدا ہوا، سال پیدائش 1967 یا 1969 بتایا جاتا ہے۔

پھر 1990 میں یہ شخص دہلی گیا اور وہاں اس نے اپنے خیالات کو عام کرنا شروع کیا۔

تبلیغی جماعت سے تعلق

پہلے یہ تبلیغی جماعت میں شامل تھا یعنی گمراہوں کے ساتھ مل کر پہلے ہی گمراہ ہو چکا تھا، پھر آگے چل کر گمراہی کا الگ راستہ اپنا لیا اور اسی راستے پر دوسروں کو چلانے کی کوششوں میں لگ گیا۔ تبلیغی جماعت سے اسی تعلق کی وجہ سے تبلیغیوں (دیوبندیوں) نے اس کا کافی رد کیا ہے، دیوبندیوں نے شکیل بن حنیف کے رد پر کئی کتابیں لکھی ہیں، اب تک رسالے اور کتابیں ملا کر 14-13 تو میری نظر سے گزر چکے ہیں، اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر کئی فتاوی اور پمفلٹس وغیرہ موجود ہیں، یہاں تک کہ ایک اینڈرائڈ اپلی کیشن میں بھی اس کے لئے خاص باب (سیکشن) رکھا ہے اور اس کا مستقلا پرچار کیا جاتا ہے۔

اس سے پہلے کہ دلائل پیش کیے جائیں، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ شکیل بن حنیف کہ جن دعووں کو نقل کیا گیا اس کے ضمن میں کئی باتیں آتی ہیں مثلاً یہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہوں گے اور کہتے ہیں کہ ان کے آسمان سے اترنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اس کے علاوہ ان کے باطل نظریات کی ایک لمبی فہرست ہے جن کا

رد آنے والے بیان سے ہو جائے گا۔

اب ہم جو دلائل نقل کریں گے ان میں اسلامی نظریہ کا بیان موجود ہے جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایک مسلمان کا حضرت عیسی اور حضرت مہدی علیہما السلام کے تعلق سے کیا نظریہ ہونا چاہیے اور اس باب میں درست عقائد کیا ہیں۔

ذیل میں جو بیان آرہا ہے وہ میں نے شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، حضرت علامہ مفتی حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسالے "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" سے لیا ہے، یہ بہت ہی جامع اور مدلل بیان ہے، کئی سالوں پہلے جب مجھے اس لے مطالعے کا شرف ملا تو یہ بیان میرے ذہن میں نقش ہو گیا اور وہ بھی ایسا کہ آج سالوں بعد بھی مجھے جب اد مسئلے پر لکھنے کا موقع ملا تو سب سے پہلے ذہن نے اس کی طرف اشارہ کیا، جب یہ بیان پہلی بار نظروں سے گزرا تو سوچا نہ تھا کہ سالوں بعد اس طرح سے اسے بیان کرنے کا موقع ملے گا، اس کا بیان جہاں میرے لیے باعثِ شرف و برکت ہے وہاں فتنہ شکیل بن حنیف کے جملہ عقائد کے رد کے لیے کافی ہے۔

حجۃ الاسلام، علامہ حامد رضا خان کی تحقیق

حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق تین مسئلے

مقدمۂ اولی:

یہ کہ وہ نہ قتل کیے گئے نہ سولی دیے گئے بلکہ ان کے رب جلا و علا نے انھیں مکرِ یہود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود نے ان کے دھوکہ میں اسے سولی دی، یہ ہم مسلمانوں کا عقیدۂ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ ایسا ہے کہ جو ضروریاتِ دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر ہے، اس کی دلیل رب العزت کا ارشاد ہے:

وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا(156)

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا(157)

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا(158)

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا(159)

ترجمہ: اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے پر، کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسی بن مریم خدا کے رسول کو اور انھوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی دی بلکہ اس کی صورت کا دوسرا بنا دیا گیا ان کے لیے اور بیشک وہ جو اس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا کہ اس کا چہرہ تو عیسی کا سا ہے مگر بدن عیسی کا سا نہیں، کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اس سے شک میں ہیں، انھیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر گمان کے پیچھے ہولینا اور بالیقین انھوں نے اسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور انھیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسی پر اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسی ان پر گواہ دیں گے۔ (سورۃ النساء)

اس مسئلے میں مختلف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہبِ نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ مخالف ہوں، یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچری کی سمجھ سے دور ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اٹھا لیا جائے اور اس کی صورت کا دوسرا بن جائے اس کے دھوکے میں سولی پائے مگر ختمِ الٰہی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اس عبد اللہ و رسول اللہ علیہ السلام کو معاذ اللہ، اللہ و ابن اللہ مان کر پھر یہود کی اتباع میں اسی کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے انھیں سولی دے دی، قتل کیا نہ ان کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ (یہ کہ ان کا) خدا (ایسا) جسے آدمی سولی دیں۔

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

مسئلۂ ثانیہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قربِ قیامت آسمان سے اترنا دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اس عہد کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے لیا دینِ محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنا، یہ مسئلہ قسمِ ثانی یعنی ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بد مذہب فاجر، اس کی دلیل احادیثِ متواترہ و اجماعِ اہل حق ہے، ہم یہاں بعض احادیث کا ذکر کرتے ہیں۔

پہلی حدیث:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکون و امامکم منکم

(یعنی) کیسا حال ہو گا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں گے اور تمہارا امام تمھیں میں سے ہو گا۔

یعنی اس وقت تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہو گا کہ روح اللہ تم میں اتریں تم میں رہیں تمہارے معین و یار بنیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

دوسری حدیث:

صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں انہی سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

والذی نفسی بیدہ لیو شکن ان نزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی یکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیها ثم یقول ابو هریرة فاقرؤ ان شئتم وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں پس صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ نہ قبول فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا، یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے"

تیسری حدیث:

صحیح مسلم میں انہی سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی نصاریٰ اعماق یا دابق میں اتریں (کہ ملک شام کے موضع ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائے گا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہوں گے جب دونوں لشکر مقابل ہوں گے رومی کہیں گے کہ ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑنے دو جو ہم میں قید ہو کر تمہاری طرف گئے (اور جو مسلمان ہو گئے) ہیں، مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم

اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر ان سے لڑائی ہوگی، لشکرِ اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ کبھی انھیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائیں گے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہوں گے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی، یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضہ میں آچکا ہوگا) فتح کریں گے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہوں گے اپنی تلواریں درختنِ زیتون پر لٹکا دی ہوں گے ناگاہ شیطان پکار دے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا، مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئیں گے دجال نکل آئے گا، اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے قتل کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہوں گے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسی بن مریم نزول فرمائیں گے ان کی امامت کریں گے، وہ خدا کا دشمن دجال جب انھیں دیکھے گا ایسے گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے، اگر عیسی رسول اللہ اسے نہ ماریں گے جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے گا مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کرے گا مسیح مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

چوتھی حدیث:

صحیح مسلم و سنن ابو داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسد غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

بیشک قیامت نہ آئے گی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو ازاں جملہ دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسی بن مریم کا اترنا اور یاجوج

ماجوج کا نکلنا۔

پانچویں حدیث:

مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا:

وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازۂ شہر لُد کو جائے گا، عیسیٰ علیہ السلام اتر کر اسے قتل کریں گے، عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام عادل و حاکم و منصف ہو کر۔

چھٹی حدیث:

مسند و صحیح مذکورین حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک رہے گا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے امیر المومنین ان سے کہیں گے آئیے ہمیں نماز پڑھائیے وہ فرمائیں گے نا! تم میں بعض بعض پر سردار ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ساتویں حدیث:

مسند احمد و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں ماطولاً اور سنن ابی داؤد میں مختصراً حضرت

نواس بن سمعان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا کہ:

وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا دن ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتے کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اس قدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اٹھائے لیے جاتی ہے جو اسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دے گا برسنے لگے گا زمین کو حکم دے گا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلائے جائے گا ان پر قحط ہو جائے گا تہی دست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑے ہو کر کہے گا اپنے خزانے نکال کر شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہولیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کرے گا دونوں ٹکڑے ایک نشانۂ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دے گا وہ زندہ ہو کر چلے آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہوگا ہنسے گا، دجال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ تعالٰی مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا وہ دِمشق کے شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے دو کپڑے ورس و زعفران کے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے موتی سے جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہ ہوگا کہ ان کی سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لُد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔

اس کے بعد سید عالم ﷺ نے ان کے زمانے میں یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر اس کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے میں برکت کی افراط یہاں تک کہ انار اتنے بڑے پیدا ہوں گے کہ

ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھرے گا چھلکے کے سائے میں ایک جماعت آجائے گی، ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہ کو کافی ہوگا، ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے اور ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائے گا۔

آٹھویں حدیث:

مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہرے گا پھر اللہ عزوجل عیسی بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے ڈھونڈ کر قتل کریں گے۔

نویں حدیث:

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

میرے اور عیسی کے بیچ کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں، جب تم انھیں دیکھنا پہچان لیناوہ میانہ قد ہیں، رنگ سرخ و سفید دو کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انھیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ اٹھادیں گے ان کے زمانے میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب مذہب کو فنا کردے گا وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے دنیا میں چالیس برس رہ کر وفات پائیں

گے، مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

دسویں حدیث:

جامع ترمذی میں حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو دروازۂ شہرِ لُد پر قتل فرمائیں گے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں، حضرت عمران بن حصین و نافع بن عتبہ و ابو برزہ و حذیفہ بن بن اسید و ابوہریرہ و کیسان و عثمان بن ابی العاص و جابر و ابو عمامہ و ابن مسعود عبد اللہ بن عمرو و سمرہ بن جندب و نواس بن سمعان و عمرو بن عوف و حذیف بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

گیارہویں حدیث:

سنن ابنِ ماجہ و صحیح ابنِ خزیمہ و مستدرک حاکم و صحیح مختارا ں میں حضرتِ ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثِ طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باتفصیل عجائبِ احوالِ عاور دجال بیان فرمائے پھر فرمایا:

اہلِ عرب اُس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہوں گے اور اُن کا امام ایک مردِ صالح ہوگا (یعنی حضرتِ امام مہدی)، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وقتِ صبح نزول فرمائیں گے

مسلمانوں کا امام اُلٹے قدموں پھرے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو نماز کی تکبیر تمہارے لئے ہوئی تھی، ان کا امام نماز پڑھائے گا، عیسیٰ علیہ السلام سلام پھیر کر دروازا کھلوائے گے اُس طرف دجال ہو گا جس کے ساتھ ستّر ہزار یہودی ہتھیار بند ہونگے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی (دجال) پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گا، بھاگے گا، عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر نہیں جا سکتا پھر شہرِ لد کے برقی دروازے پر اُسے قتل فرمائیں گے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

بارہویں حدیث:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شب اسری رسول اللہ ﷺ ابراہیم و موسیٰ و عیسی علیہم السلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا، انبیا نے پہلے ابراہیم علیہ السلام سے ان کا حال پوچھا انھیں خبر نہ تھی، موسی علیہ السلام سے پوچھا انھیں بھی معلوم نہ تھا انھوں نے عیسی علیہ السلام پر رکھا، عیسی علیہ السلام نے فرمایا:

قیامت جس وقت آگرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزت نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کر کے فرمایا میں اتر کر اسے قتل کروں گا پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہوں گے، مجھے رب العزت نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اس وقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہو گا جیسے

کوئی عورت پورے دنوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اس بچہ ہو پڑے۔

تیرہویں حدیث:

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویانی مسند اور ضیا صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے ذکر دجال کر کے فرمایا:

اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جانب مغرب سے آئیں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہی کی ملت پر، پس دجال کو قتل کریں گے پھر آگے قیامت ہی قائم ہونا ہے۔

چودھویں حدیث:

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے بعدِ ذکرِ دجال فرمایا:

وہ تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عادل کرنے والے وہ دجال کو قتل کریں گے۔

پندرھویں حدیث:

مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلی و مستدرک حاکم و مختارہ مقدسی میں حضرت جابر بن

عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے حدیثِ تاویل ذکرِ دجال میں فرمایا:
مسلمان ملکِ شام میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں گے وہ وہاں جا کر ان کا حصار کریں گے اور سخت مشقت و بلا میں ڈالے گا، اس کے بعد عیسی علیہ السلام اتریں گے پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریں گے لوگوں اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے، مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہو گا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں ان کے سوا کوئی نہ بچا عیسی علیہ السلام کی آواز سن کر کہیں گے یہ مرد زندہ ہے) جواب دیں گے دیکھیں تو وہ عیسی علیہ السلام ہیں اس کے بعد نمازِ صبح میں امامِ مسلمان کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

سولہویں حدیث:

نعیم بن حماد "کتاب الفتن" میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے دجال نکلے گا یا عیسی بن مریم؟ فرمایا دجال پھر عیسی بن مریم۔

سترہویں حدیث:

طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:
عیسی بن مریم دِمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے۔

اٹھارویں حدیث:

مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

خدا کی قسم ضرور عیسی بن مریم حاکم و امام عادل ہوکر اتریں گے اور ضرور سارِ عام کے راستے حج یا عمرہ کو جائیں گے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزارِ اقدس پر حاضر آئیں گے اور ضرور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

انیسویں حدیث:

صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

عنقریب میری امت سے دو مرد عیسی بن مریم کا زمانہ پائیں گے اور دجال سے قتال میں حاضر ہوں گے۔

اقول (میں کہتا ہوں) ظاہراً امت سے مراد امتِ موجودہ زمانۂ رسالت ہے ورنہ امتِ حضور سے تو لاکھوں مرد زمانۂ کلمۃ اللہ علیہ السلام پائیں گے اور قتال دجال لعین میں حاضر ہوں گے اس تقدیر پر دونوں مرد سیدنا الیاس و سیدنا خضر علیہما السلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اس وقت تک زندہ رہیں گے جیسا کہ وارد ہے ہمارے سردار والد محقق دام ظلہ کے افادہ کی اس گفتگو میں جو "تیسیر شرحِ جامع صغیر" کے ہامش پر موجود ہے (فاروقی)

بیسویں حدیث:

امام حاکم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت جابر بن نغیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہرگز رسوانہ فرمائے گا اس امت کو جس کا اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

اکیسویں حدیث:

ابوداؤد طیالسی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے۔

بائیسویں حدیث:

مسند احمد و سنن نسائی و صحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

میری امت کے دو گروہ کو اللہ تعالیٰ نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفارِ ہند پر جہاد کرے گا دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

تیئیسویں حدیث:

ابونعیم حلیہ اور ابوسعید نقاش "فوائد العراقیین" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

خوشی اور شادمانی ہے اس عیش کے لیے جو بعدِ نزولِ عیسی علیہ السلام ہوگا، آسمان کو حکم ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اگلے یہاں تک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈال دے تو وہ بھی جم اٹھے گا یہاں تک کہ آدمی شیر پر گزرے گا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا وہ اسے مضرت نہ دے گا (نقصان نہ پہنچائے گا) نہ آپس میں مال کا لالچ رہے گا نہ حسد نہ کینہ۔

چوبیسویں حدیث:

مسند الفردوس میں انہی سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

عیسٰی بن مریم علیہ السلام ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہوں گے۔

پچیسویں حدیث:

امام رازی اور ابن عساکر بطریق عبد الرحمٰن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

عیسٰی بن مریم علیہما السلام دمشق کے قریب سپید منارے کے پاس چھے گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے پہنے اتریں گے گویا ان کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

چھبیسویں حدیث:

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لے جانا جلد ہو جائے تو تم میں جو انھیں پائے ان کو میرا اسلام پہنچائے۔

ستائیسویں حدیث:

ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر اتریں گے یہاں شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرۂ پاک میں دفن ہوں گے روزِ قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ ابوبکر و عمر ہم دونوں کے داہنے بائیں ہوں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اٹھائیسویں حدیث:

بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیثِ طویل ابن صیاد میں راوی (جس پر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا)

"امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجیے کہ

اسے قتل کردوں، فرمایا: اگر یہ دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسی بن مریم ہوں گے اگر یہ وہ نہیں تو تمھیں نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

انتیسویں حدیث:

ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسی بن مریم کا اترنا اور یاجوج ماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ ان میں کا مرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے، ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے (دجلہ فرات و بحرۂ طبریہ کو پی جائیں گے) یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسی علیہ السلام اور اہل اسلام اس دن کوہ طور سینا میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ عیسی علیہ السلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور اور ایلا کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پر عیسی علیہ السلام ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے اور مسلمان آمین کہیں گے، اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا نغف نام وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائے گا صبح سب مرے پڑے ہوں گے۔

تیسویں حدیث:

حاکم و ابن عساکر تاریخ اور ابو نعیم "اخبار المھدی" میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

کیونکر ہلاک ہو وہ امت جس کی ابتدا میں ہوں اور انتہا میں عیسی بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

میں (عبد مصطفی) کہتا ہوں کہ اس روایت سے بالکل واضح ہے کہ حضرت عیسی اور حضرت مہدی علیہما السلام دو الگ الگ شخصیتوں کا نام ہے اور اس طرح کی کئی روایتیں ہیں لہذا شکیل بن حنیف کا یہ دعوی کہ وہ مہدی اور عیسی ہے بالکل باطل ہے۔

اکتیسویں حدیث:

نیز اس میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسی بن مریم نماز پڑھیں گے۔

بتیسویں حدیث:

ابو نعیم "حلیۃ الاولیاء" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھ سے کی اور قریب ہے کہ اسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کرے گا۔

تینتیسویں حدیث:

اسحاق بن بشر و ابن عساکر حدیثِ طویل ذکرِ دجال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب دجال نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اس کے سبب بلائے عظیم میں ہوں گے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہوں گے اس وقت میرے بھائی عیسی بن مریم علیہما السلام آسمان سے کوہِ افیق پر اتریں گے اور امام و حاکمِ عادل ہو کر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی موئے سر سیدھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کریں گے اس وقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے گی اور سب جہاں میں امن و امان ہو جائے گا آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آئے گا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا کھیتیاں اس رنگ میں اُگیں گی جیسی زمانۂ آدم میں اُگا کرتی تھی، تمام اہل زمین ان پر ایمان لے آئیں گے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہو گا۔

چونتیسویں حدیث:

ابن النجار انہی سے راوی رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

جب تمہاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور اس کے گروہ اہل خراسان ہو جب سے خلافت ہمیشہ ان میں رہے گی یہاں تک کہ وہ اسے عیسی بن مریم کو سپرد کر دیں گے۔

پینتیسویں حدیث:

ابن عساکر ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کی جاؤں فرمایا:

بھلا اس کی اجازت میں کیونکر دوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابوبکر و عمر و عیسی بن مریم علیہ السلام۔

چھتیسویں حدیث:

ابونعیم "کتاب الفتن" میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اس وقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا ان پر چھائے گی صبح ہوتے کھلے گی تو دیکھیں گے کہ عیسی علیہ السلام ان میں تشریف فرما ہیں۔

سینتیسویں حدیث:

مسند ابی یعلی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسی بن مریم اتریں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں گے تو ضرور میں انھیں جواب دوں گا۔

اڑتیسویں حدیث:

ابونعیم حلیہ میں عروی بن رویم سے مرسلاً راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اس امت کے بہتر اول و آخر کے لوگ ہیں، اول کے لوگوں میں رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسی بن مریم علیہما السلام تشریف فرما ہوں گے۔

انچالیسویں حدیث:

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

رب العزت تبارک وتعالیٰ نے تورات مقدس میں حضور سید عالم ﷺ کی صفت میں ارشاد فرمایا کہ عیسی ان کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہ السلام۔

چالیسویں حدیث:

ابن عساکر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے، نماز پڑھیں گے، جمعہ قائم کریں گے، مال حلال کی افراط کردیں گے، گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ ان کی سواریاں انہیں تیز لے جاتی ہیں، بطن وادی روحا میں حج یا عمرہ کے لئے۔

اکتالیسویں حدیث:

وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قیامت قائم نہ ہو یہاں تک کہ عیسی بن مریم علیہما السلام کوہِ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں گے ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل کریں گے۔

بیالیسویں حدیث:

وہی حضرت عبداللہ بن مسعود سے راوی:

بیشک مسیح بن مریم علیہما السلام قیامت سے پہلے ظہور فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے یہ امر بمعنی اخبار ہے زمانۂ عیسی علیہ السلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ انہی کی طرف سب کاموں میں رجوع ہوگا۔

تینتالیسویں حدیث:

وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیثِ تیل ذکرِ مغیباتِ آئندہ میں راوی کہ:

چنیں وچناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ سے رومیہ کو فتح کریں پھر دجال نکلے گا اس کے زمانے میں قحطِ شدید ہوگا، لوگ اسی زلق و پریشانی میں ہوں گے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہو کہ (اب) فریادرس تمہارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسی بن مریم اترے، خوشیاں

کریں گے اور عیسی علیہ السلام انھیں دیکھ کر خوش ہوں گے مسلمان عرض کریں گے یا روح اللہ نماز پڑھایئے فرمائیں گے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت دی ہے اس کا امام اسی میں سے چاہیے امیر المومنین نماز پڑھائیں گے اور عیسی علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لے کر دجال کے پاس جاکر فرمائیں گے ٹھہر اے کذاب، جب وہ عیسی علیہ السلام کو دیکھے گا اور ان کی آواز پہچانے گا ایسا گلنے لگے گا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ نے ٹھہر نہ فرمادیا ہوتا تو گل کر فنا ہو جاتا پس عیسی علیہ السلام اس کی چھاتی پر نیزہ مار کر واصلِ جہنم کریں گے پھر اس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین ہوں گے قتل فرمائیں گے، صلیب توڑیں گے، خنزیر کو نیست و نابود کریں گے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئیں گے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری بیٹھے گی اور وہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹے گا ساری زمین عدل سے بھر جائے گی پھر خروجِ یاجوج وماجوج اور ان کی فنا وغیرہ کا حال بیان کر کے فرمایا:

ان سب وقائع (واقع ہونے) کے بعد عیسی بن مریم علیہما السلام وفات پائیں گے مسلمان ان کی تجہیز کریں گے نہلائیں گے خوشبو لگائیں گے کفن دیں گے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کریں گے۔

شکیل بن حنیف پر شریعت کا حکم

حجۃ الاسلام، علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ ان تینتالیس احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت و جماعت سے ہے جس طرح راسا منکر گمراہ

بالیقین یوں ہی اس کا بدلنے والا اور نزولِ عیسی بن مریم علیہما السلام کو کسی زید عمر کے خروج ڈھالنے والا بھی ضال مضل (گمراہ اور گمراہ کرنے والا) بددین (ہے) کہ ارشاداتِ حضور سید عالم ﷺ کی دونوں نے تکذیب کی (دیکھیے فتاوی حامیدیہ، صفحہ 177)

مسئلۂ ثالثہ:

سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات

حضرت علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

اقول (میں کہتا ہوں کہ) اس کے (یعنی حیات عیسی علیہ السلام) کہ دو معنی ہیں، ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں (اور) یہ بھی مسائلِ قسمِ ثانی سے ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ کہ اہل سنت کے نزدیک تمام انبیاے کرام علیہم السلام با حیاتِ حقیقی زندہ ہیں، ان کی موت صرف تصدیقِ وعدۂ الہیہ کے لیے ایک آن ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیاتِ حقیقی ابدی ہے ائمۂ کرام نے اس مسئلے کو محقق فرمادیا ہے دوسرا یہ کہ اب تک ان پر موت تاری نہ ہوئی، زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیے گئے اور بعدِ نزول دنیا میں سالہا سال دنیا میں تشریف رکھ کر اتمامِ نصرتِ اسلام وفات پائیں گے،

یہ مسائل اس قسم سے ہیں کہ اس کے ثبوت کو اولاً اسی قدر کافی ووافی کہ رب جلا وعلا نے فرمایا:

"کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے" جس کی تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابیِ حضور سید عالم ﷺ سے گزری۔

سورہ آل عمران، آیت نمبر 199 کی تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ

یعنی کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔(آل عمران:199)

شرح مشکات شریف للعلامہ طیبی میں ہے:

خلاصہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت سے تصدیقِ حدیث کے لیے نزولِ عیسی علیہ السلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کتابی عیسی کی موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لانے والا ہے اور وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو بعدِ نزولِ عیسی علیہ السلام ان کے زمانے میں ہوں گے تو تمام روئے زمین پر صرف ایک دین ہو گا "دین اسلام" وبس۔

ثانیًا: یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان "ترجمۃ القرآن" حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہے صحیح بخاری وارشاد الساری میں ہے ہے:

یعنی اس حدیث کو روایت کرکے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر زمانے میں عیسی علیہ السلام کے نزول پر دلیل لانے کی حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانے کے لیے فرماتے:

تو چاہو تو یہ آیت پڑھو "یعنی کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے(آل عمران:199)" اس آیت کا معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانے والا ہے عیسی پر ان کی

موت سے پہلے اور وہ، وہ کتابی ہیں جو اس وقت ان کے زمانے میں ہوں گے سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے ان کے شاگردِ رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی۔اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہے۔

ثالثاً: تشریحاتِ کثیرۂ ائمۂ کرام و مفسرینِ عظام و علماے عالم امام جلال الملۃ والدین سیوطی "تفسیر جلالین" میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے عیسی علیہ السلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور دنیا سے بغیر موت دیے اٹھالوں گا۔

تفسیر امام ابوالبقا عکبری میں میں ہے:

عیسی علیہ السلام آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور اس کے بعد وفات دیے جائیں گے۔

تفسیر سمیوں و تفسیر فتوحاتِ الٰہیہ میں ہے:

وہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اتر کر شریعتِ محمدیہ ﷺ پر حکم کر کے وفات پائیں گے۔

امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

امام حسن بصری نے کہ اجلۂ ائمۂ تابعین و تلامذۂ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن الصیب کلبی اور امام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے کی اجلہ س اکابر ائمۂ تبعِ تابعین سے اور حسبِ روایت ائمۂ تابعین سے ہیں آیۂ کریمہ کی تفسیر کی، کہ اے عیسی میں تجھے

اپنی طرف اٹھالوں گا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔

امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

دلیل سے ثابت ہو چکا ہے عیسی علیہ السلام زندہ ہیں اور سیدِ عالم ﷺ سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل انھیں وفات دے گا۔

اسی میں ہے:

توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لانے کو جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم گزرے گا کہ عیسی علیہ السلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لٰہذا کلام فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ تمام وکمال مع روح وبدن آسمان پر اٹھا لیے گئے۔

تفسیر عنایۃ القاضی وکفایۃ الرازی للعلامہ شہاب الدین خفاجی میں ہے:

اوپر گزرا کہ عیسی علیہ السلام نہ سولی دیے گئے، نہ انتقال فرمایا۔

امام بدر الدین محمود عینی "عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری" میں فرماتے ہیں:

یعنی آیۂ کریمہ "آل عمران:199" کہ جو تفسیر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امام حسن بصری سے بطریق ابی رجا مروی ہوئی کہ انھوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی موتِ عیسی علیہ السلام سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسی علیہ السلام زندہ ہیں اور اکثر اہلِ علم کا یہی مذہب ہے۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد ذہبی نے "تجرید الصحابہ" اور امام تاج الدین سبکی نے "کتاب القوائد" اور امام ابن حجر عسقلانی نے "اصابہ" میں سیدنا عیسی علیہ السلام کو ہمارے نبی اکرم ﷺ کے صحابیوں میں شمار کیا کہ وہ شبِ معراج حضور اقدس ﷺ کے دیدار سے بہرا اندوز ہوئے ظاہر ہے کہ ان کی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ انھیں یہ دولت قبلِ طریانِ موت نصیب ہوئی ورنہ شبِ معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی، امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستاں میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی امت سے وہ کون سا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرت افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسی علیہ السلام۔

"اصابہ فی تامیز الصحابہ" میں ہے:

مسیح ابن مریم اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جنھیں اس نے حضرت مریم کی طرف القا فرمایا، اسے امام ذہبی نے "تجرید الصحابہ" میں اپنے اگلوں سے استدراک کرتے ہوئے ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کے رسول عیسی ابن مریم نے شبِ معراج میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو وہ نبی اور صحابی ہیں اور وہ ایسے صحابی ہیں جن کا وصال سارے صحابہ کے بعد ہو گا اور قاضی تاج الدین سبکی نے اسے اپنے قصیدے میں رکھا جو کہ "کتاب القواعد" کے آخر میں ہے کہ: وہ کون سا جوان ہے جو بالاتفاق تمام جہان افضل الصحابہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی افضل ہے، وہ جوان امتِ مصطفیٰ کا قبیلۂ مضر سے ہے۔

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسی علیہ السلام ایسے صحابی ہیں کہ جن کا انتقال سب صحابۂ کرام کے بعد ہوگا، یہاں کلماتِ ائمۂ دین و علماے معتمدین کی کثرت اس حد پر نہیں کہ ان کا احاطہ و استیعاب کی طمع ہو سکے اور اہل حق کے لیے اس قدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے ائمہ کو کچھ نہیں گنتے ان کے لیے ہزار دفتر نوافی لہذا اس قدر پر بس کریں۔

رابعًا: یہی قولِ جمہور ہے اور قولِ جمہور ہی معتمد و منصور، ابھی شرح صحیح بخاری شریف سے گزرا:

ذهب اليه اكثر اهل العلم

(یعنی اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے)

خامساً: یہی قول مصصح و مرجح اور قولِ صحیح کا مقابل ساقط و نا معتبر امام قرطبی صاحب "مفہم شرح صحیح مسلم" پھر علامۃ الوجود امام ابو السعود "تفسیر ارشاد العقل السلیم" میں فرماتے ہیں:

صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ بیدار اٹھالیا نہ ان کا انتقال ہوا نہ اس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری و ابن زید نے تشریح فرمائی اور اس کو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:

صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھالیے گئے۔

اقول (میں کہتا ہوں کہ) یہ تو بالیقین ثابت ہے کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانے والے ہیں اور اس کے بعد وفات پانا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دوبارہ ان کی موت لازم آئے گی کیونکہ امید کی جائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوبِ جمیل ایسے رسول عظیم جلیل پر (کہ ان پانچ مرسلینِ اولی العزم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاو مرسلین وخلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوبِ ربِ عزوجل ہیں) دوبارہ مصیبتِ مرغ بھیجے گا۔

جب حضور پرنور سید یوم النشور ﷺ کا وصال شریف ہوا اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچ کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہ فرمایا اور انتقال نہ فرمائیں گے یہاں تک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور ان کے قتل کا حکم دیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعشِ اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روئے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی:

میرے ماں باپ حضور پر قربان، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائے گا جو مقدر تھی ہو چکی، میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعدِ انتقال بھی پاکیزہ، قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائے گا۔ اس حدیث پاک کو بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

تو ایسی بات جب تک نصص صریح سے ثابت نہ ہو، انبیاء اللہ خصوصًا ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائے گی، خصوصًا روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام جن کی دعا یہ تھی کہ اِلٰہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جامِ مرگ کسی سے پھیرنے والا ہے تو مجھ سے پھیر دے، بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اُس پر ایمان لانے والا بے دلیل صریح واضح التصریح کے کیوں کر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب العزت اُن کے بدلے اُن پر موت پر موت نازل فرمائے، یہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ انصاف کیجئے تو ایک یہی دلیل ان کے زندہ اُٹھائے جانے پر کافی وافی ہے (اللہ کی توفیق سے)۔

تنبیہ دوم:

میں کہتا ہوں کہ قرآنِ مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یہود عنود کے مکر وکیود سے بچ کر آسمان پر تشریف لے گئے، رہا یہ کہ تشریف لے جانے سے پہلے زمین پر ان کی روح قبض کی گئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی۔ اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں ہے، یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے، ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے۔

کیا یہ امام مہدی کے آنے کا زمانہ ہے؟

(پھر علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالی نے کئی باتوں کی تنبیہ فرمانے کے بعد لکھا ہے:)

آئیے سنتے ہیں واقعاتِ عہدِ مبارک:

سید موعود مسیح علیہ السلام کا صلیبیں (Cross) توڑنا، خنزیر کو قتل فرمانا، جزیہ اٹھا دینا کافر سے "یا تو اسلام یا تو تلوار" پر عمل فرمانا، تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا، یہود کو گن گن کر قتل فرمانا، پیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان! آیا میرے پیچھے یہودی ہے سو دین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا، روحا کے راستے سے حج یا عمرہ کو جانا، مزار اقدس سید اطہر ﷺ پر حاضر ہو کر سلام کرنا، قبر انور سے جواب آنا، اور ان کے زمانے میں ہر طرح کا امن و چین ہونا، لالچ حسد بغض کا دنیا سے اٹھ جانا، شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا، بھیڑیے کے بغل میں بکری کا بیٹھنا، سانپ کو ہاتھوں میں لے کر بچوں کا کھیلنا، کسی کو ضرر نہ پہنچانا، آسماں کا اپنی برکتیں انڈیل دینا، پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو کھیتی ہو جانا، اتنے بڑے اناروں کا پیدا ہونا (کہ) چھلکے کے سائے میں ایک جماعت کا آجانا، ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا، روئے زمین پر کسی کا محتاج نہ ہونا، دینے والا اشرفیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نہ کرے وغیرہ وغیرہ۔

کیا یہ تمہارے اس زمانۂ پر شور و شین کے حالات ہیں؟ کلّا واللہ صریح جھوٹے ہو، اسی طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج وماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا، دجلہ و فرات وغیرہ دریاؤں کے دریاؤں پی کر بالکل سوکھا دینا، عیسیٰ علیہ السلام کے بحکمِ الٰہی مسلمانوں کو کوہِ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا،

یاجوج وماجوج کا دنیا خالی دیکھ کر آسمان پر تیر پھینکنا کہ زمین تو ہم نے خالی کر لی، اب آسمان والوں کو ماریں، اللہ تعالیٰ کا ان خبیثوں کے استدراج کے لئے تیروں کو آسمان سے خون آلود واپس فرمانا، ان کا دیکھ کر خوش ہونا کودنا، پھر عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان اشقیا پر بلائے نغف کا آنا، سب کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہ جانا، روئے زمین کا ان کی افواج سے خراب ہونا، دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آکر ان کی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دینا، عیسیٰ و مسلمین کا کوہِ طور سے نکلنا، شہروں میں از سرِ نو آباد ہونا، چالیس سال زمین میں امامتِ دین و حکومتِ عدل آئین فرما کر وفات پانا، حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پہلو مبارک میں دفن ہونا۔

میں (عبدِ مصطفیٰ) کہتا ہوں کہ حجۃ الاسلام، علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں رونما ہونے والے واقعات جو کے علاماتِ قربِ قیامت ہیں، بہت ہی جامع طریقے سے بیان فرما دیا ہے، ان علامات پر معمولی غور سے شکیل بن حنیف اور اس جیسے جھوٹے دعویداروں کی حقیقت آشکار ہو جائے گی، اس کے بعد اگر کوئی احادیث کا انکار کرتا ہے تو وہ منکرِ کلامِ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہے اور ایسوں کے لئے آگے جو کلام آرہا ہے وہ ان کی بولتی بند کرنے کے لئے کافی ہے بلکہ ان کے باطل نظریات کی سانس تک روک دے گا، انشاءاللہ۔

اے جھوٹے دعوے داروں

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ ایسے دعوے داروں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(اے جھوٹے دعوے داروں) جب تم اپنی عمر جو لکھا کر آئے ہو پوری کر لو تو ان شاء اللہ عظیم

سب مسلمان اعلانیہ دیکھ لیں گے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے گلا دبا کر تمہارے مقصد اصلی کو پہنچایا اور ان باقی واقعوں سے بھی کوئی تم پر صادق نہ آیا، پھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و مرادِ احادیث ہو سکتے ہو؟ اگر کہیے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے، جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ آپ منکرِ کلامِ رسول اللہ ہیں ﷺ۔

مگر یہ تو فرمائیے کہ پھر آپ مسیحِ موعود کس بنا پر بنتے ہیں؟ کیا قرآنِ اعظم میں کوئی آیت صریحہ قطعیت الدلالت موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے؟ تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود کہاں سے گا رہے ہو؟ انہی حدیثوں سے، جب حدیثیں نہ مانو گے موعودی کا پھندنا کس گھر سے لاؤ گے؟

میں (عبدِ مصطفیٰ) کہتا ہوں کہ علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہی جال میں ان کو ایسا پھنسا دیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہ "مر جائیں گے لیکن جواب نہیں لا سکیں گے" تو یہاں بالکل ایسا ہی ہے، یہ لوگ مر تو سکتے ہیں لیکن ان دلائل کا جواب نہیں دے سکتے اور جو لوگ یہ سب جاننے کے باوجود بھی شکیل بن حنیف کو سچا سمجھتے ہیں تو انہیں اب انتظار کرنا چاہیے اپنی ہلاکت کا کیوں کہ اس بیان کے بعد کسی کے لئے کوئی عذر اصلاً باقی نہیں رہ جاتا، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو ہدایت پہ قائم رکھے۔

علامہ حامد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ کے جس رسالے سے ہم نے یہ بیان نقل کیا ہے اس میں اور بھی کئی علمی نقطوں پر تحقیقی بحث موجود ہے، ہم اتنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں کیوں کہ ہمیں لگتا ہے کہ یہاں اتنا ہی کافی ہے۔

اب ہم شکیل بن حنیف اور اس کے ماننے والوں کی طرف سے کی گئی تاویلات پر کلام کریں گے۔

باطل تاویلات

تاویلات کا انکار ہمیں نہیں لیکن باطل تاویلات ایک بڑا جرم ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں، شکیل بن حنیف اور اس کے ماننے والوں کی طرف سے بڑے عجیب قسم کی تاویلات سننے کو ملتی ہیں جن میں سے چند ہم یہاں بیان کریں گے اور پھر اس پر اعتراض قائم کریں گے جس کا جواب ان سے کبھی نہ بن سکے گا۔

جرسی گائے، بکری اور انار

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے میں اس قدر برکت اور فراخی کا ہونا احادیث میں وارد ہے کہ ایک گائے کا دودھ پوری جماعت یا قبیلے کو کافی ہوگا تو اس کی تاویل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں جرسی گائے سے یہ علامت پوری ہوگئی ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ مقدار میں دودھ دیتی ہے، ان کی یہ تاویل کوئی عقل کا اندھا ہی تسلیم کرے گا ورنہ عقل سلیم کے ساتھ یہ ممکن نہیں، اب اس پر ہمارا اعتراض بھی سن لیں اور وہ یہ ہے کہ احادیث میں جو دوسرے جانوروں کے بارے میں میں آیا ہے ان کی تاویل یہ کس طرح کریں گے ؟ مثلاً بکری کے بارے میں بھی آیا ہے کہ اس کا دودھ اتنے اتنے لوگوں کو کافی ہوگا تو کیا جرسی بکری بھی

ان کے یہاں آچکی ہے؟ اور پھر انار کے چھلکے کے بارے میں جو آیا ہے کہ اس کے سائے میں اتنے اتنے لوگ بیٹھ جائیں گے تو یہ بتائیں کہ کیا کوئی ایسا جرسی انار ان کے پاس ہے جس کے چھلکے میں صرف ان کا شکیل بن حنیف ہی بیٹھ جائے؟ ہرگز یہ نہیں دکھا سکتے پھر یہ کیسا طریقہ ہے کہ کہیں تاویل کرو اور باقی جہاں نہ ہو سکے تو اس کا انکار کر دو، یہ تو اپنے مطلب کی باتوں کو لینے اور باقی سب کو چھوڑنا ہے جو کہ کھلی گمراہی ہے۔

دجال امریکہ ہے

دجال کے بارے میں ان کی جاہلانہ تاویل یہ ہے کہ وہ امریکہ ہے جب کہ احادیث میں دجال ایک شخص ہے نہ کہ کوئی ملک لہذا یہ بھی باطل تاویل ہے، چلیں اگر مان بھی لیا جائے کہ امریکہ ہی دجال ہے تو شکیل بن حنیف نے اب تک انھیں مارا کیوں نہیں؟ اگر شکیل بن حنیف اپنے دعوے میں سچا ہے تو اب تک دجال کو قتل کر دینا چاہیے تھا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہے، دیکھیے احادیث میں واضح طور پر مذکور ہے کہ دجال جب حضرت عیسی کی خوشبو پائے گا تو گلنا شروع ہو جائے گا اور بھاگنا شروع کرے گا پھر اس کا تعاقب کیا جائے گا پھر واصلِ جہنم ہو گا لیکن یہاں شکیل بن حنیف چھپا بیٹھا ہے، اسے تو چاہیے تھا کہ امریکہ کو اپنی خوشبو پہنچائے تا کہ وہ گل جائے لیکن یہ لوگ کذاب ہیں، ان کا کام بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے، اللہ ان کے شر سے لوگوں کو محفوظ فرمائے۔

مدینہ بہ معنی شہر

جن احادیث میں مدینۃ المنورہ کو خاص کر کے احوالِ قربِ قیامت بیان کیے گئے ہیں اور حضرت عیسی و حضرت مہدی علیہما السلام کے ارکان مثلاً نزول فرمانا، امامت کرنا، صلیب توڑنا، حاکمِ عادل کا وہ منصبِ جلیل میں جہاں بھی مدینہ وارد ہے وہ بالتشریح مدینہ منورہ کے متعلق ہی ہے لیکن شکیل بن حنیف نے یہاں بھی مکاری سے کام لیا اور لفظ مدینہ کو ہر شہر کے معنی پر محمول کیا کہ مدینہ بہ معنی شہر ہے، یہ تاویلات صرف اس لیے کیے گئے ہیں تاکہ ان کے دعوے کو یہ کسی طرح صحیح ثابت کر سکیں۔

مدینہ کو بہ معنی شہر کہنا درست نہیں ہے کیونکہ جہاں بھی لفظ مدینہ ہے وہاں ساتھ میں دوسرے شہروں کا بھی ذکر ہے مثلاً اس طرح کہ مدینہ سے فلاں جگہ اور پھر وہاں سے مدینہ روانگی یا واپسی ہوگی تو اس میں لفظ مدینہ سے شکیل بن حنیف کا شہر مراد لینا ہرگز درست نہیں۔

یہ تو چند مثالیں تھیں ورنہ اس طرح کی تاویلات ان کا مشغلہ ہے، مسلمانوں کو اپنے معتمد و معتبر اکابرین کافی ہیں اور احادیث کی شرح میں جو اقوال اہل سنت میں آئے ہیں ان سے ہٹ کر ان جیسے گمراہ کن اقوال پہ کان دھرنا خطرناک ہے، ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

علما سے دور کرنا

دشمنانِ اسلام اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں کو ان کے رہنما یعنی علما سے بدظن نہ کر دیا جائے تب تک ان پر غلبہ بس ایک سہانہ خواب ہے اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے

مسلمانوں کو ہر طرح سے علما کے خلاف کرنے کی کوشش کی اور شکیل بن حنیف کا طریقہ بھی یہی ہے کہ یہ مسلمانوں کو پہلے ان کے علماے حق سے یہ کہہ کر دور کرنا چاہتا ہے کہ ان کا علم تو بس ظاہری ہے جو کتابوں میں ہے اور مجھے خاص ذمہ داریاں دے کر اللہ نے بھیجا ہے۔

میں (عبد مصطفی) کہتا ہوں کہ یہی ان کا پہلا فریب ہے کہ جس کے ذریعے یہ مسلمانوں کو پہلے علما کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور بعد میں اپنی خرافات ان کے اندر اتار دیتے ہیں، پھر یہ گندگی اندر اس قدر پھیلتی جاتی ہے کہ حق سننے میں تو آتا ہے لیکن سمجھنے کی صلاحیت بھی گندگی کی زد میں آکر اپنی صلاحیت کھو چکی ہوتی ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وارثینِ انبیا یعنی علماے اہل سنت کا دامن تھامے رہیں تاکہ ایسے فتنے آپ سے آپ کے ایمان کو چھین کر نہ لے جائیں۔

یہ لوگ خفیہ کام کرتے ہیں

اگر آپ نے ان کے بارے میں تھوڑی بھی جستجو سے کام لیا ہو گا تو ہماری اس بات پر بھی غور کریں کہ یہ لوگ خفیہ طور پر کام کرتے ہیں، دوسرے مسالک و مکاتب فکر کے مقابلے میں ان کا کام الگ طریقے سے ہوتا ہے، انٹرنیٹ اور خاص کر سوشل میڈیا پر ان کی طرف سے زیادہ کچھ دیکھنے کو نہیں ملتا جیسا کہ دوسرے لوگ سوشل میڈیا پر واضح نظر آتے ہیں، مثال کے طور پر گوہر شاہی کے فتنے کو دیکھیں تو آپ بخوبی فرق کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ لوگ انفرادی طور پر لوگوں سے ملتے ہیں اور پھر دھیرے دھیرے اسے اپنے مذہب کا پرچارک بنا دیتے ہیں، مسلمانوں کو اس پہلو کے بارے میں اس لیے بتایا جا رہا ہے تاکہ وہ ہر طرح سے تیار رہیں، اتنے بھی بھولے نہ

بنیں کہ کوئی آپ سے آپ کا دین ہی لے جائے۔

یہ فتنہ کن علاقوں میں موجود ہے؟

ہندوستان کے کئی شہروں میں شکیل بن حنیف کے ماننے والے پائے جاتے ہیں، ہمیں جن شہروں کے بارے میں پتہ چلا ہے ان کے نام درج کرتے ہیں:

سب سے پہلے تو دہلی کیونکہ اس نے وہاں سے گمراہی پھیلانا شروع کی، پھر اسّم، بہار، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، تیلنگانہ، آندھرا پردیش اور گجرات وغیرہ میں اس کے ماننے والے پائے جارہے ہیں، انٹرنیٹ پر کئی ویڈیوز ملتی ہیں کہ جن میں دیکھا گیا اس کے ماننے والے مسجد میں تبلیغ کرتے پکڑے جاتے ہیں اور پھر بحث و مباحثہ ہوتا ہے۔ کئی علاقے ایسے ہیں کہ جہاں لوگ اس کے نام سے بھی واقف نہیں، اللہ کرے ان تک یہ فتنہ نہ پہنچے اور جو اس کی زد میں آ گئے ہیں وہ ہدایت پر آجائیں۔

عوام اور علما کی ذمہ داریاں

عوام اہل سنت ایسے فتنوں کے بارے میں اپنا رویہ سخت رکھیں اور علمائے اہل سنت کی طرف رجوع کریں۔ علما کی ذمہ داری ہے کہ صحیح وقت پر عوام کی رہ نمائی کے لیے آگے آئیں، اگر ہم اسے نظر انداز کرتے ہیں تو بعد کو مسائل اور بڑھ جائیں گے، دینِ حق کی اشاعت اور باطل کے رد میں ہم جس قدر اپنا حصہ ملا سکتے ہیں، فوری طور پر اس کے لیے آگے آجانا چاہیے، اللہ ہمیں تا عمر

اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلاصہ

شکیل بن حنیف گمراہ بلکہ اپنے جھوٹے دعوے کے سبب دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس کا خود کو حضرت عیسی اور مہدی کہنا کھلا کفر ہے جس میں شک کرنے والا بھی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اللہ اور اس کے آخری نبی پر ایمان رکھنے والا مسلمان بھلا کیسے اسے صحیح گمان کر سکتا ہے کہ کسی غیرِ نبی کو نبی تسلیم کر لیا جائے، ہم نے اس کتاب میں جتنی تفصیل بیان کی ہے اس سے خوب واضح ہو گیا ہے کہ ابھی وہ زمانہ ہی نہیں آیا ہے لہذا اس کا دعویٰ سفید جھوٹ ثابت ہوا، اگر اسے پڑھنے کے بعد بھی کوئی شکیل بن حنیف کی پیروی کرتا ہے تو وہ اپنی آخرت کو تباہ کرے گا اور یہ کیا ہی برا کام ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی امان چاہتے ہیں۔

OUR OTHER PUBLICATIONS

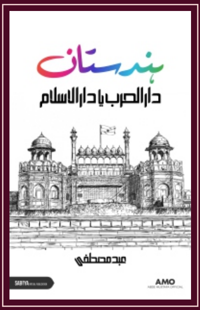

Abde Mustafa Publications

abdemustafa.org @abdemustafaorg

AMO

Powered By Abde Mustafa Organisation